حسین اخترؒ، حضرت مولانا محمد حیاتؒ، حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ اور حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کے زیرِسایہ ۵۶ سالہ بھرپور جماعتی زندگی گزاری۔

آپؒ چند سالوں سے بیمار تھے، ضعف وعوارض بھی لاحق تھے، چند سال قبل اہلیہ اور ایک بیٹے کی وفات سے طبیعت متاثر تھی، لیکن آخری وقت تک باقاعدگی سے دفتر تشریف لاتے رہے اور جماعتی کاموں کی نگرانی وسرپرستی فرماتے رہے۔ انتقال سے قبل نشتر ہسپتال ملتان میں زیرِعلاج رہے اور وہیں آپ کا وصال ہوا۔ پسماندگان میں تین صاحب زادے ہیں۔

آپ کی نمازِ جنازہ اگلے روز ۱۵/صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ مطابق ۳۰/جولائی بروز جمعرات شام ۶/ بجے قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم نے پڑھائی۔ جنازے سے قبل وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولانا قاری محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم اور دیگر علمائے کرام نے خطاب کیا۔ ملک کے طول وعرض سے ہزاروں مسلمانوں، سیکڑوں کارکنانِ ختم نبوت، مبلغین، علمائے کرام اور مختلف جماعتوں کے قائدین نے جنازے میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، آپؒ کے لواحقین اور عالمی مجلس کے تمام وابستگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کام یاب وکامران فرمائے، آمین!

حضرت مولانا محمد طیب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے قدیم فاضل، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے متخصص، حضرت بنوریؒ سے فیض یافتہ، حضرت مولانا محمد اسحاق سندیلویؒ کے شاگردِ رشید، شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ماہنامہ بینات کے امور میں معاون، جامع مسجد سبیل والی کے امام وخطیب حضرت مولانا محمد طیب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اس دنیائے رنگ وبو میں ۷۹ رسال رہ کر ۱۱/ذوالحجہ ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۸/مئی ۲۰۲۶ء بروز جمعرات عالَمِ عقبیٰ کو سدھار گئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون، إن لله ما أخذ وله ما أعطىٰ وكل شيء عندهٗ بأجل مسمّٰى!

مولانا طیب بن سکندر خان آزاد کشمیر کے گاؤں غنی آباد بانڈیاں میں ۰۳-۱۲-۱۹۴۷ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے چچا محترم مولانا امیر الزمان صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند کا آپ کی تعلیم اور تربیت میں کلیدی کردار رہا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی، پھر وسطانی درجات کی دینی تعلیم کے حصول کے لیے آزاد کشمیر کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم پلندری میں داخلہ لیا، یہاں ابتدائی چار درجات پڑھنے کے بعد آپ پنجاب کی معروف دینی درسگاہ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ تشریف لے گئے اور ۱۹۶۹ء میں وہاں سے دورۂ حدیث مکمل کر کے فارغ التحصیل ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں کراچی تشریف لے آئے اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں دو سالہ تخصص فی الدعوۃ والارشاد مکمل کیا۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۰ء تک جامعہ کے رسالے ماہنامہ بینات میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ساتھ بطور معاون کام کیا۔ ۱۹۷۰ء سے ۲۰۲۴ء تک گرومندر چورنگی پر واقع سبیل والی مسجد میں ۵۴ سال امامت وخطابت کی ذمہ داری نبھائی، مشہور تھا کہ آپ نماز باجماعت میں کبھی تاخیر نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔

آپ کے مشہور اساتذہ میں حضرت مولانا محمد یوسف خاں پلندری، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر اور مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمہم اللہ شامل ہیں۔ آپ چار سال آزاد کشمیر جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر رہے اور ۴ رسال اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر رہے۔

مولانا باغ وبہار شخصیت تھے۔ آپ کی مجلس میں بیٹھنے والا ہر فرد ایسا گرویدہ بن جاتا کہ وہ مجلس کبھی بھول نہ پاتا۔ چٹکلوں، لطیفوں اور برمحل اور برموقع جملوں سے آپ کی مجلس کشتِ زعفران رہتی۔ اعلیٰ علمی ذوق، تحقیقی مزاج، گفتگو میں علم کی گہرائی، دلوں کو موہ لینے والی سادگی کا نمونہ تھے۔ طرزِ زندگی اور مزاج میں انکساری اور عاجزی کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ آپ علماء کی دینی وسیاسی تحریکوں خصوصاً تحریک آزادی کشمیر اور علماء کی تاریخ اور خدمات کے حوالے سے انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپؒ کے علمائے کشمیر کے تعارف پر خصوصی نمبرز اور اور اہم شخصیات کے انٹرویوز وغیرہ ریکارڈ کا حصہ بنے، تاریخ دارالعلوم دیوبند میں علمائے کشمیر کا تعارف اور خدمات شامل کروانا آپ ہی کا کارنامہ ہے۔ آپؒ کا کتب خانہ علمی وتحقیقی کتب واخبارات وجرائد کا ایک مخزن ہے، کراچی سے نعمان پورہ باغ تک نایاب کتابوں کے سیکڑوں قلمی نسخوں اور کتب کے حواشی پر آپ کے تحقیقی نوٹس ثبت ہیں۔ فاضلِ دارالعلوم دیوبند مولانا امیر الزمانؒ ان کے چچا وسسر تھے، ان کے بعد آپؒ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ کے مہتمم بنے۔ تقریر وتحریر اور تدریس، ہر فن میں خصوصی ملکہ اور صلاحیت رکھتے تھے۔ آپ کی کاوشوں سے بہت سا علمی ذخیرہ وجود میں آیا اور محفوظ ہوا۔ مولانا طیب کشمیریؒ بہت سے اوصاف واخلاق میں

اپنے ہم عصروں سے ممتاز اور منفرد تھے۔

حضرت مولانا موصوف صاحبِ مطالعہ آدمی تھے۔ ماہنامہ بینات کے آپ ابتداء ہی سے قاری تھے، جب بھی کوئی مضمون یا اداریہ آپ کو پسند آتا تو آپ فون فرما کر حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے اختلافِ امت اور صراط مستقیم تصنیف فرمائی تو اس کے مواد وغیرہ جمع کرنے کی ذمہ داری میری لگائی گئی تھی، اور آپ نے مسلسل اس کو وقت دے کر بہت ہی مختصر وقت میں کتاب تیار کرلی۔ اس کے علاوہ بہت سے علمی وتحقیقی وتاریخی مقالات قلم بند کیے، خاص طور پر تحریک ختم نبوت کشمیر پر ان کا تفصیلی مقالہ دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ مقالات یکجا شائع ہوجائیں تو خاصے کی شے ہوگی۔

آپ کی زندگی مجاہدانہ گزری ہے، آپ نے اپنی زندگی میں کئی حوادثات کا سامنا کیا، لیکن ہمیشہ صابر اور قانع رہے۔ دو جوان بیٹے اور اہلیہ آپؒ کی زندگی میں فوت ہوئے، جن کا صدمہ آپ کو بہت ہی مضمحل اور کمزور کر گیا، لیکن اس غم اور صدمہ کو آپ نے پہاڑ کی طرح برداشت کیا، کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۱ر ذوالحجہ ۱۴۴۸ھ مطابق ۲۸ر مئی ۲۰۲۶ء بروز جمعرات جان جان آفرین کے سپرد کردی۔ آپ کا جنازہ سبیل والی مسجد میں ہوا اور پھر کشمیر لے جایا گیا، جہاں ان کے آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

آپ کے پسماندگان میں چار بیٹے، بھائی اور بھتیجے موجود ہیں۔ اللہ رب العزت موصوف کی کامل مغفرت فرمائے، آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کے لواحقین، شاگردوں اور تمام متعلقین، اعزہ واقرباء کو صبر جمیل نصیب فرمائے، آمین!

قارئینِ بینات سے حضرتؒ کے لیے ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....